مطبوعات

مظلوم قوم | تالیف جناب مسلم بی۔ اے۔ ضخامت ۴۶ صفحات، قیمت ۵ر
ملنے کا پتہ:- سکرٹری انجمن خادم المسلمین - بیرون لوہاری دروازہ لاہور۔

ہندوستان کی چھوت چھات انسانیت کے چہرہ کا سب سے زیادہ بدنما داغ ہے - اس آسمان کے نیچے اچھوتوں سے بڑھکر شاید ہی کوئی قوم مظلوم ہو - ہندو دھرم انھیں چوپایوں سے زیادہ ذلیل سمجھتا ہے، ذلیل رہنے پر مجبور کرتا ہے، اور انکو اتنا گرا دیتا ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو ناپاک سمجھنے لگتے ہیں۔ موجودہ دور کی علمی اور سیاسی بیداری نے قدیم زمانے کے نسلی اور لونی امتیاز کی اس بدترین یادگار کو سخت ٹھوکر لگائی اور ہزارہا برس کی پسی پسائی قوم اس بے رحمانہ تشدد کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی۔ ڈاکٹر امبیدکر اور دوسرے اچھوت لیڈروں نے نہایت کھلے لفظوں میں ہندو دھرم سے بیزاری اور بغاوت کا اعلان کر دیا اور اپنے لیے امن کا کوئی واقعی گہوارہ ڈھونڈھنے لگے۔

یہ کتاب انھیں مظلوموں کو دعوت امن دینے کیلیے لکھی گئی ہے جس میں مولف نے نہایت ہمدردانہ طریقہ سے انھیں سمجھایا ہے کہ ویدوں اور منوسمرتی کی تعلیمات اور ہزاروں برس کی قومی روایات سے جو ہندو سوسائیٹی بنی ہے، وہ اسوقت تک تم کو اپنے دائرے میں مساوات کا درجہ نہیں دے سکتی جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو فنا نہ کر دے - اسکے بعد انہوں نے سوامی دیانند جی کی بے سروپا تاویلات اور گاندھی جی کی مدبرانہ سیاست بازیوں کی قلعی بھی کھولی ہے اور بتایا ہے کہ ان طریقوں سے دراصل سونے والوں کو تھپکیاں دی جا رہی ہیں تاکہ وہ پھر اپنے خواب دوشیں میں غرق ہو جائیں - اولاً تو یہ اصلاحی دعاوی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے اور اگر ہو بھی جائیں

تب بھی ان غریبوں کا ناسورِ غم بھر نہیں سکتا- یعنی اب بھی ان کی گہرائی میں وہی ذہنیت موجود ہے جسکے طفیل ہزار ہا برس سے یہ کروڑوں مخلوق انسان ہوتے ہوئے بھی انسان نہیں ہے- یہی حال عیسائیت کا ہے جو چاندی سونے کے چمکدار سکوں سے تواضع کرنے کیلیے تو تیار کھڑی ہے لیکن درحقیقت یہاں بھی چرچ میں پہنچ کر کالے گورے کا سوال پیدا ہو جاتا ہے- ان حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد مولف نے انکی توجہ اسلام کی طرف مبذول کرائی ہے اور اسکی تعلیمات وعقائد بیان کرکے انھیں بتایا ہے کہ دیکھو تمہیں سچی عزت اور کامل مساوات صرف اسلام بخش سکتا ہے اسلام نام ہی اس چیز کا ہے جسے تم بیقرار ہو ہو کر ڈھونڈھ رہے ہو، اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہر انسان کو سربلندی عطا کرے- اسلام ظلم کا سب سے بڑا دشمن ہے-

فاضل مولف اپنے فرض سے سبکدوش تو ہو گئے ہیں- مگر شائد انہیں معلوم نہیں کہ اسلام میں خوبیوں کا موجود ہونا اصل مسئلہ کا حل نہیں ہے- اچھوت ہوں یا دوسرے غیر مسلم، یا خود ہماری اپنی قوم کے عوام- ان کو اُس اسلام سے معاملہ نہیں پیش آتا جو کتاب میں ہے، بلکہ اجتماعی زندگی کے اس نظام سے معاملہ پیش آتا ہے جو عمل کی دنیا میں اس وقت نافذ ہے- یہ نظام اگر خالص اسلامی ہوتا تو ہمارے بیان کرنے کی حاجت بھی نہ ہوتی، ہر شخص اسلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا، اپنے تمام حواس سے محسوس کرتا، اور بجز ان لوگوں کے جو ضد اور شقاق کے مریض ہیں، شائد ہی کوئی اسلام میں جذب ہونے سے بچا رہ جاتا- لیکن ساری خرابی یہی ہے کہ ہمارا نظام اجتماعی اسلام کی بنیادوں سے بہت ہٹ گیا ہے، اور ہم نے خود وہ امراض اپنے اندر پال رکھے ہیں جن میں جاہل قومیں گرفتار تھیں اور ہیں- لہذا مسلمانوں کو غیر مسلموں کے سامنے کتابی اسلام پیش کرنے سے پہلے خود عملی اسلام اختیار کرنا چاہیے-

مقروض قوم	تالیف جناب مسلم بی-اے- ضخامت ۲۱۱ صفحات- قیمت عہ

پتہ :- انجمن خادم المسلمین - بیرون لوہاری دروازہ - ۱۹۴۳ء

یہ کتاب ہندوستان بالخصوص پنجاب کے مسلمانوں کی اقتصادی زبوں حالی پر ایک مبسوط تبصرہ ہے - مولف نے پہلے اقتصادیات عالم پر ایک تنقیدی نگاہ ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ آج ہر ملک اور قوم کی قدر و عظمت اسکی اقتصادی حالت سے متعین ہوتی ہے - مسلمان اس میدان میں سب سے پیچھے ہیں اس لیے سب کا تختۂ مشق ہیں - انکے اندر تقدیر، توکل اور صبر کے من گھڑت اور غیر اسلامی تصورات اس طرح جم گئے ہیں کہ اپنی ذلت اور کس مپرسی کا احساس بھی اب ان سے فنا ہو رہا ہے حالانکہ جملہ مذاہب میں صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے، جو دنیا کو دار العمل اور مزرعۃ الآخرہ قرار دیتا ہے اور اس کی تعلیمات سراسر کسب و مجاہدہ پر ابھارتی ہیں - اسی سلسلہ میں یہ بھی بتایا ہے کہ صبر و توکل اور تقدیر کی اصل حقیقت کیا ہے - اسکے بعد مولف نے مسلمانوں کے اندر احساس خودی اور اعتماد علی النفس پیدا کرنیکی کوشش کی ہے، قوم کے اندر بددلی پھیلانے والے مرثیہ خوانوں کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے، اور مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اٹھیں، زمانہ کا ساتھ دیں، موجودہ نظام معاشی و معاشرتی کو اپنے اندر جذب کریں، تجارت، زراعت اور صنعت کے سرچشموں پر قابض ہو کر اپنی زندگی کا سامان فراہم کریں -

یہاں پہنچ کر مولف سیدھے چلتے چلتے یکایک بھٹک گئے ہیں - اُن کا قومی درد قابلِ احترام اور نیت قابلِ صد احترام، لیکن افسوس ہے کہ اپنی بحث کے اس مرحلہ پر پہنچ کر انکا قلم اپنا نہیں رہ گیا، بلکہ مغربی جادو کے اشارہ پر بے اختیار ہو گیا ہے - وہ بالکل بھول گئے کہ کچھ ہمارے بھی نظریات زندگی ہیں، فکر و شعور اسلامی بھی کوئی چیز ہے، اسلام نے بھی کوئی معاشی اور معاشرتی نظام ہمیں دیا ہے -

بینک کے سود کو آپ قوم کی سرسبزی اور خوشحالی کا ذریعہ قرار دیکر مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ

اگرچہ سود حرام ہے لیکن "دار الحرب" ہند میں جائز ہے - نیز بینک کے سود میں تو کوئی حرمت ہی نہیں - وہ مفید ہے، ضروری ہے، اسکا سسٹم سرتاپا رحمت ہے، اس لیے مسلمانوں کو بینک اور کوآپریٹیو سوسائیٹز سے بیش از بیش فائدہ اٹھانا چاہیے - اپنے اس خیال کو اسلامی رنگ دینے میں انہوں نے بہت زورِ قلم صرف کیا ہے اور عجیب عجیب تاویلیں کی ہیں - پہلے تو آپ قرضہ کی دو قسمیں کرتے ہیں، مفید اور غیر مفید، پھر مفید قرضہ کے حدود میں بینکنگ سسٹم اور تجارتی سود کو داخل کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں کہ آیۃ "ومن یقرض اللہ قرضاحسنا" میں "قرض حسن" سے یہی "مفید قرض" مراد ہے، جس پر ہلکی شرح سود لگائی گئی ہو، اور اسکے سراسر رحمت ہونے میں کیا شبہ! دوسری دلیل یہ ہے کہ ربوٰ انسان کے نفس میں جن رذائل کو پیدا کرتا ہے اور جو اسکی حرمت کا باعث ہیں وہ رذائل اس سود سے بالکل نہیں پیدا ہوتے، اخلاق پر اسکی کوئی زد نہیں پڑتی - تیسری بات یہ ہے کہ اب اسکے بغیر کوئی چارۂ کار بھی نہیں ہے، اور "اضطرار" حرمت کو بھی حلت سے بدل دیتا ہے - آخری سہارا جس پر قدرۃً آپ کو سب سے زیادہ اعتماد ہے چند علما اور بعض مذہبی انجمنوں کا فتویٰ ہے -

اس مسئلہ پر "ترجمان القرآن" کے گذشتہ اوراق میں کافی لکھا جا چکا ہے اور آئندہ بھی انشاءاللہ لکھا جائیگا - سرِدست مسلم صاحب سے ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ دینی تصورات اور اسلامی نظریات پر پوری بصیرت کے ساتھ غور کرنے سے پہلے جو لوگ قوم کی نمائندگی کیلیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں وہ اس پر بڑا ہی ظلم کرتے ہیں - آیۃ "قرضاحسنا" سے آپنے جو فائدہ اٹھانا چاہا ہے وہ تحریف معنوی کی نہایت کریہ مثال ہے - مسلمانوں کی اجتماعی معصیت کو "حالت اضطرار" قرار دینا اور بینک کے سود کو ربوٰ کی حد سے خارج کرنا روح اسلام سے انتہائی بے خبری اور عدم تدبر کا نتیجہ ہے - اسلام کا حال تو یہ ہے کہ مردے کو گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دینا پڑتا ہے، مگر آنحضرت صلعم کفن خریدنے کیلیے قرض لینے کی اجازت نہیں دیتے، اور آپ ہیں کہ سودی قرضہ کو رحمت قرار دے رہے ہیں

یا للعجب! رہا دار الحرب تو اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب اس لیے نہیں رہا کہ اس سے ہجرت کی جائے یا اسکو دار الاسلام بنانے کی جدوجہد کی جائے، بلکہ صرف اسلیے رہ گیا ہے کہ اس میں قیام کر کے شریعت کی ساری بندشیں اقوالِ فقہاء کا سہارا لے کر توڑ ڈالی جائیں، اور "مسلم غیر مسلم" بنکر رہنے کیلیے جتنی سہولتوں کی ضرورت ہو وہ سب فراہم کر لی جائیں - حیرت ہے اُن پیشوایانِ دین پر جنکے ہاتھوں میں افتا کا قلم ہے یعنی خدا کی دی ہوئی وہ امانت جسکا مقصد ہی حدود اللہ کا قیام تھا، لیکن بڑے وقت کا کرشمہ دیکھیے کہ نگہبان خود ہی نقب لگا کر چوروں کو گھر میں گھس جانے کا اشارہ کر رہا ہے - کاش یہ لوگ اپنے اور غیر کے تصورات زندگی میں امتیاز کرتے - اسلامی نظامِ حیات عملی حیثیت سے تو متروک و مہجور ہو ہی گیا ہے - اب کم از کم اسکو علمی و فکری حیثیت ہی سے زندہ رہنے دیجیے - دیو مغرب کو بھینٹ دینے میں آخر کہاں تک فیاضی و دریادلی سے کام لیا جائیگا -

معین المنطق تالیف مولوی مفتی محمود حسن صاحب - ضخامت ۴۰ صفحات، قیمت ۴ر
ملنے کا پتہ :- مولانا محمود حسن صاحب مفتی جامعہ حسینیہ راندیر - ضلع سورت -

عربی کا موجودہ نصاب تعلیم ناقص اور منطق کا طرز تعلیم ناقص تر ہے - یہی مصیبت کیا کم تھی کہ ارسطو کے آستانہ سے ہمارا منطقی مذاق سر اٹھانے کیلیے تیار نہیں ہوتا - اس پر ستم یہ کہ کورس کی کتابیں اتنی مغلق اور طرزِ بیان اتنا پیچیدہ اور ناہموار ہے کہ بچوں کا دماغ اس چیستاں میں پھنس کر بالکل ماؤف ہو جاتا ہے - فاضل مولف کی یہ کوشش یقیناً قدر کی نگاہوں سے دیکھی جائیگی کہ انہوں نے ان مضامین کو سہل تر اور عام فہم انداز میں ادا کرنے کا ارادہ کیا ہے - معین المنطق اسی تخیل کا نقشِ اول ہے جس میں انہوں نے ایک حد تک عام نقائص کو دور کرنے اور مسائل کو سلجھے ہوئے انداز میں بیان کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے - مسائل کو عبارت میں سمجھانے کے بعد نقشوں کے ذریعہ بھی ذہن نشین کرایا گیا ہے - گھڑی ہوئی مثالوں کو چھوڑ کر عام گفتگو

کے فقروں اور روزمرہ کے واقعات سے مثالیں اخذ کی گئی ہیں۔

اگر زبان اور زیادہ اردو کے قالب میں ڈھلی ہوئی ہوتی تو بچوں کا ذہن اسے اور زیادہ آسانی سے قبول کرتا۔

تعلیم دینیات حصہ اول و دوم تالیفات مولوی ایم۔ اے رشید صاحب شغف سینائی، ضخامت ۴۳ و ۴۰ صفحات قیمت ۲/ و ۳/ ملنے کا پتہ: منیجر دار الکتب۔ ڈاکخانہ کلٹی۔ ضلع بردوان۔

یہ دینی رسالے مکاتب کے ابتدائی درجوں کیلیے لکھے گئے ہیں جنکے اندر فقہ حنفی کے عام ضروری مسائل اور دینی عقائد و اعمال نہایت اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

ان رسائل میں مسئلوں کو عملی تعلیم، معلوماتی تعلیم اور زبانی تعلیم کے الگ الگ عنوان قائم کر کے تقسیم کر دیا گیا ہے، جس سے کتاب کی ترتیب میں بھی حسن پیدا ہو گیا ہے اور بچوں کیلیے سمجھنے اور یاد کرنے میں بھی آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

بعض مقامات نظر ثانی کے محتاج ہیں مثلاً پہلے حصہ میں اس پانی کو جس سے وضو نہیں کر سکتے ناپاک پانی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ تعبیر صحیح نہیں۔ اس سے بچوں کو قدرۃً شبہ ہو سکتا ہے کہ عرق گلاب اور شوربا جیسی چیزیں جن سے وضو جائز نہیں مطلق ناپاک ہیں اور ان کا استعمال ہر طرح سے ناجائز ہے۔ ماء طاہر، ماء مطہر اور ماء نجس کے باہمی فرق کو واضح کر کے بیان کرنا چاہیے۔ اسی طرح بدعت کی تعریف تو بہت صحیح کی گئی ہے لیکن مثالیں دیتے وقت بیجا تشدد سے کام لیا گیا ہے۔ بدعت مصطلح اور چیز ہے اور عام رسومات اور چیز ہیں۔

افسوس ہے کہ بدعت اور سنت کے حدود متعین کرنے میں عام طور پر بڑی سہل انگاری سے کام لیا جاتا ہے، اور اس مرض میں عوام سے زیادہ علماء و مشائخ مبتلا ہیں، جبکی وجہ سے کہیں

تو لوگوں پر خواہ مخواہ زندگی کا دائرہ تنگ کر دیا گیا ہے، اور کہیں شریعت کی اصلی حدود توڑ ڈالی گئی ہیں۔

کتاب امثال آصف الحکیم تالیف مولنٰنا حمید الدین صاحب فراہی رحمۃ اللہ۔ ضخامت ۵۵ صفحات، قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:۔ دائرۂ حمیدیہ - مدرسۃ الاصلاح سرائے میر- اعظم گڈھ -

یہ کتاب مولینا نے عربی ادب کے بتدیوں کیلیے تیار کی تھی۔ چھوٹے چھوٹے دلچسپ اخلاقی قصے ستھری اور سلیس عربی میں ادا کیے گئے ہیں۔ ہمارے خیال میں بتدیوں کیلیے اس سے اچھی عربی ریڈر اب تک نہیں لکھی گئی۔

سلطان العلوم مرتبہ مولوی عتیق احمد صاحب صدیقی۔ ضخامت ۴۰ صفحات، شرح چندہ سالانہ عہ/ طلبہ سے عہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر سلطان العلوم، دیوبند، سہارنپور۔

دارالعلوم دیوبند کا دور صحافت سلطان العلوم کے نام سے از سر نو شروع ہوا ہے۔ یہ ماہانہ رسالہ تقریباً ایک سال سے نکل رہا ہے۔ اسے اکابر علماء دیوبند کا شرف قیادت اور مولانا عثمانی کی سرپرستی حاصل ہے۔ مضامین زیادہ تر مذہبی ہیں اور قریب قریب سب ہی اکابر کے قلم سے نکلے ہوئے۔ اکثر بلند معیار، مفید اور صحیح اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہیں، بعض جماعتی احساس کے تحت لکھے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ادبی اور تاریخی مقالے بھی ہیں۔ آگے چل کر شاید سیاست حاضرہ کو بھی اس کے دامن میں جگہ ملے گی۔ عربی نظم شہید الحریۃ بہت خوب ہے۔ "اختلاف کا مذموم پہلو" کے عنوان سے جو نظم شائع ہوئی ہے اسکی تلخ نوائی حد سے بڑھ گئی ہے جو سلطان العلوم جیسے ذمہ دار اور متین رسالہ کے لیے کچھ زیب نہیں دیتی۔ تعاون علی الاثم سے مسلمان کو بچنا چاہیئے۔